بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیسے دے کر، امتحان دیے بغیر، نمبر لگوانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں نے کام شروع کیا ہے، اسی دوران میرے سکول/کالج کے پیپر آ گئے ہیں، تو کیا میں پیپر دیے بغیر، زید کو پیسے دے کر نمبر لگوا سکتا ہوں؟

جواب

یہ بات یاد رہے کہ قوانین شرعیہ کے مطابق اپنا کام نکلوانے کے لئے کسی کو کچھ دینا رشوت کہلاتا ہے، لہذا پیپر دیے بغیر پیسے دے کر نمبر لگوانا رشوت ہے، جو کہ ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ **ثانیاً:** ایسا کرنا عموماً قانوناً جرم بھی ہوتا ہے اور ایسا ملکی قانون، جو خلاف شریعت نہ ہو اور اس کی خلاف ورزی میں ذلت کا اندیشہ ہو، ایسے قانون پر شرعاً بھی عمل واجب ہے۔ **ثالثاً:** یہ معاملہ جھوٹ اور دھوکہ دہی پر بھی مشتمل ہے، لہذا پیسے دے کر نمبر لگوانا جائز نہیں۔

رشوت کا مال کھانے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ”﴿سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ﴾“ ترجمہ کنزالایمان: بڑے جھوٹ سننے والے، بڑے حرام خور۔ (القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 42)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت امام ابو بکر احمد بن علی جَصّاص رازی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”اتفق جميع المتاولين لهذه الآية على ان قبول الرشاء حرام، واتفقو على انه من السحت الذى حرمه الله تعالى“ ترجمہ: اس آیتِ مبارکہ کی وجہ سے تمام مفسرین کرام نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ بے شک رشوت قبول کرنا حرام ہے اور اس بات پر (بھی) اتفاق کیا ہے کہ رشوت اس ”سُحت“ میں سے ہے، جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد 2، صفحہ 541، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

رشوت دینے اور لینے والے دونوں شخصوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے "لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم الراشي والمرتشي" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ (سنن ابی داؤد، باب فی کراھیۃ الرشوۃ، جلد 2، صفحہ 148، مطبوعہ: کراچی)

رشوت کی تعریف کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”الرشوة بالكسر: ما يعطيه الشخص للحاكم و غيره ليحكم له او يحمله على ما يريد“ ترجمہ: رشوت (راء کے زیر کے ساتھ): وہ چیز جو کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو اس غرض سے

دیتا ہے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے یا اسے اس کام پر آمادہ کرے جو وہ چاہتا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب القضاء، جلد8، صفحہ42، مطبوعہ: کوئٹہ)

امامِ اہلِ سُنَّت امام اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہ تعالٰی عَلَیہ لکھتے ہیں: "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے۔ کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے رشوت ہے، یوہیں (یونہی) جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ597، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کنزالعمال میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حدیث پاک ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "لیس منا من غش مسلما او ضرہ او ماکرہ" ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں، جو مسلمان کو دھوکا دے یا اسے ضرر پہنچائے یا فریب دے۔ (کنز العمال، الکتاب الثالث فی الاخلاق، جلد3، صفحہ546، رقم الحدیث7825، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً، ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعا بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعا بھی روا نہیں۔ وقد جاء الحدیث عنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ینھی المومن ان یذل نفسہ (تحقیق نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو اپنے آپ کو ذلت میں ڈالنے سے منع فرمایا)۔" (فتاوی رضویہ، ج20، ص192، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4962

تاریخ اجراء: 26شوال المکرم1447ھ/15اپریل2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net